أصول الشاشي

نظام الدين أبي علي أحمد بن محمد بن إسحاق الشاشي
المتوفى سنة ٣٤٤هـ

وبهامشه

عمدة الحواشي

شرح أصول الشاشي

للمولى محمد فيض الحسن الكنكوهي

ضبطه وصححه
عبد الله محمد الخليلي

تنبيه:
وضعنا «أصول الشاشي» في أعلى الصفحات، ووضعنا شرحه «عمدة الحواشي» في أسفل الصفحات على شكل حواشٍ، وفصلنا بينهما بخط

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بحث

كون المتواتر موجباً للعلم القطعيّ

فالمتواتر: ما نقله جماعة(١) عن جماعة لا يتصوّر(٢) توافقهم على الكذب لكثرتهم، واتّصل(٣) بك هكذا، أمثاله(٤): نقل القرآن، وإعداد الركعات، ومقادير الزكاة.

والمشهور: ما كان أوله كالآحاد ثمّ(٥) اشتهر في العصر الثاني والثالث وتلقته الأمة بالقبول، فصار كالمتواتر حتى اتصل بك، وذلك مثل حديث المسح على الخف والرجم في باب الزنا.

ثم المتواتر: يوجب العلم القطعيّ، ويكون ردّه كفراً.

والمشهور: يوجب علم(٦) الطمأنينة ويكون(٧) ردّه بدعة.

---

(١) قوله (جماعة عن جماعة) الخ... فإن قلت لم أكتف هنا بشرطين: أحدهما: أن لا يتصور توافقهم على الكذب لكثرتهم. والثاني أن يتصل بك هكذا. ومعناه أن يدوم هذا الحد وهو الكثرة من أوله إلى أن اتصل بك بأن أوله كآخره وأوسطه كطرفيه. ولم يشترط تباين أماكنهم وأن لا يحصى عددهم وعدالتهم كما شرط بعضهم. وحاصل الجواب: إن الشرطين المذكورين متفق عليهما وتلك الشروط الثلاثة مختلف فيها، والجمهور على أنها ليست بشرط، فالمصنف رح تابع الجمهور دون البعض.

(٢) قوله (لا يتصور) الخ... أي يستحيل العقل اتفاقهم على الكذب لكثرتهم، ولا يشترط فيه العدد عند أهل التحقيق.

(٣) قوله (واتصل بك) قيد به لأنه في بيان المتواتر من السنة. وأما تعريف المتواتر بالنظر إلى ذاته، فلا يحتاج إلى هذا القيد كالخبر عن الملوك الخالية في الأزمنة الماضية والبلدان النائية.

(٤) قوله (مثاله) أي مثال (المتواتر المطلق) (دون المتواتر من السنة). لأن في وجود السنة المتواترة اختلافاً. قيل لم يوجد منها شيء. وقيل هي حديث إنما الأعمال بالنيات. وقيل حديث المبنية على المدعي واليمين على من أنكر.

(٥) قوله (ثم اشتهر) الخ... وإنما قيد بالاشتهار في العصر الثاني والثالث لأنه اعتبار لاشتهار في القرون التي بعد القرون الثلاثة. فإن عامة أخبار الآحاد اشتهرت في هذه القرون. ولا تسمى مشهورة. ولا يجوز بها الزيادة على كتاب الله تعالى مثل خبر الفاتحة والتسمية في الوضوء.

(٦) قوله (علم الطمأنينة) أراد به: العلم مع ضرب شبهة صورة بحيث لا يكفر جاحده كما يكفر جاحد المتواتر، لأنه بقي هنا شبهة صورة باعتبار أنه من الآحاد في الأصل، إلا أن في إنكاره تخطية لأهل العصر الثاني في قبولهم إياه وتخطية العلماء يكون بدعة وضلالة.

(٧) قوله (ويكون رده بدعة) أي إنكار المشهور بدعة لأن في إنكاره تخطية العلماء وهي مذمومة شرعاً.

besturdubooks.wordpress.com

اُصُولُ الشاشی رحمہ اللہ

فی اُصُولِ الفقہ

اردو

اُصولِ فقہ کی مشہور کتاب اُصول الشاشی کا مستند اردو ترجمہ



تصنیف

حضرت علامہ نظام الدین شاشی

رحمۃ اللہ علیہ



ترجمہ

جناب مولانا محمد مشتاق احمد انبیہٹوی رحمہ اللہ

مکتبۃ العلم

اُردو بازار، لاہور

(042) 37211788

پس حدیث متواترہ وہ ہے جس کو ایسے راویوں کی جماعت نے نقل کیا ہو جن کا جھوٹ پر اتفاق کرنا عادۃً ناممکن ہو بوجہ ان کی کثرت کے اوّل سے آخر اسناد تک برابر تواتر ہی کی تعریف اس میں پائی جائے۔ جیسا کہ قرآن شریف رسول اللہ ﷺ سے ہمارے زمانہ تک متواتر منقول یا اعداد رکعات فرائض خمسہ یا مقاویر زکوٰۃ۔

مشہور حدیث وہ ہے کہ ابتداء میں اس کا سلسلہ اسناد وحدیث آحاد کے مانند ہو پھر عصر ثانی تابعین یا عصر ثالث تبع تابعین میں شہرت پا گئی ہو اور امت محمدیہ کے علماء نے اس کو قبول کرلیا ہو وہ قرن ثانی اور ثالث میں گویا متواتر ہو جاتی ہے اور بدستور تیسرے زمانہ تک وہی شہرت اور تواتر اس میں رہا ہے مثلاً موزوں پر مسح کرنے کی حدیث اور زنا کی سزا میں رجم کا ہونا یہ دونوں مشہور کے درجہ میں ہیں۔

حدیث متواتر سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے' جس کے انکار سے کفر لازم آجاتا ہے اور حدیث مشہور سے علم طمانیت حاصل ہوتا ہے' اس کا رد کرنے والا بدعتی ہے اور باتفاق علماء' عمل دونوں پر کرنا لازم ہوگا۔

حدیث آحاد کی بحث خبر واحد وہ ہے جس کو ایک راوی دوسرے ایک راوی سے نقل کرے یا ایک راوی جماعت سے روایت کرے یا جماعت راویوں کی ایک راوی سے روایت کرے۔

جب کوئی حدیث حد مشہور تک نہیں پہنچے گی خواہ اس کے راویوں کی تعداد کسی قدر ہو وہ آحاد ہے اس سے احکام شرعیہ میں عمل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ راوی اس حدیث آحاد کا مسلمان اور عادل یعنی متقی اور ضابط یعنی حافظہ میں اس کے نقصان نہ ہو اور صاحبِ عقل وتمیز ہو۔ مخاطب سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک انہیں شرائط سے متصل ہو یا مصنفین کتب احادیث مثلاً حضرت امام بخاریؒ سے حضور سرور عالم ﷺ تک سلسلہ اسناد متصل ہو۔

راوی دو قسم پر ہے ایک وہ جو معروف ہو' اجتہاد اور علم میں جیسے خلفاء اربعہ

عنوانات، فہرست، تسہیل،
کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ

اجمل الحواشی

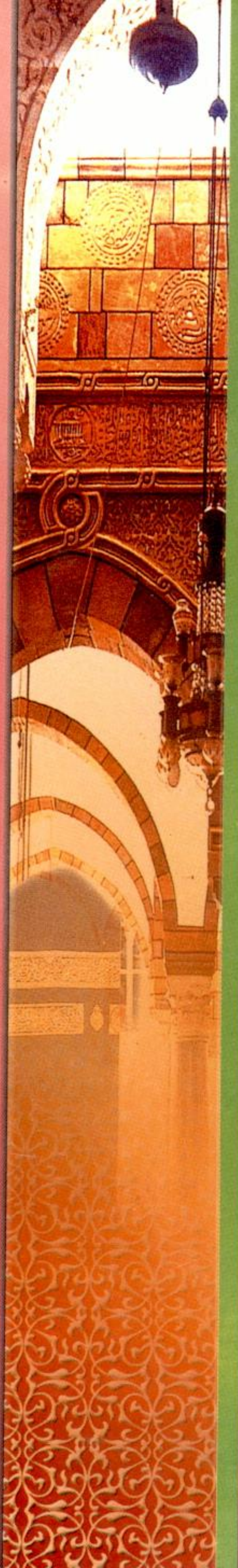
علیٰ

اصول الشاشی

تالیف
حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی
استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند

تسہیل وعُنوانات
مولانا محمد شفیق صاحب
فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت کراچی



اضافہ عنوانات، فہرست، تسہیل، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ پہلی بار

احسن الحواشی

علیٰ

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی

استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند

تسہیل وعنوانات

مولانا محمد شفیق صاحب

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

فَصَارَ كَالْمُتَوَاتِرِ حَتّٰى اِتَّصَلَ بِكَ وَذٰلِكَ مِثْلَ حَدِيْثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ وَالرَّجْمِ فِيْ بَابِ الزِّنَا ثُمَّ الْمُتَوَاتِرُ يُوْجِبُ الْعِلْمَ الْقَطْعِيَّ وَيَكُوْنُ رَدُّهٗ كُفْراً وَالْمَشْهُوْرُ يُوْجِبُ عِلْمَ الطَّمَانِيْنَةِ وَيَكُوْنُ رَدُّهٗ بِدْعَةً وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ لُزُوْمِ الْعَمَلِ بِهِمَا وَاِنَّمَا الْكَلَامُ فِي الْاٰحَادِ فَنَقُوْلُ خَبَرُ الْوَاحِدِ هُوَ مَانَقَلَهٗ وَاحِدٌ عَنْ وَاحِدٍ اَوْ وَاحِدٌ عَنْ جَمَاعَةٍ اَوْ جَمَاعَةٌ عَنْ وَاحِدٍ وَلَاعِبْرَةَ لِلْعَدَدِ اِذَا لَمْ تَبْلُغْ حَدَّ الْمَشْهُوْرِ وَهُوَ يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِهٖ فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ بِشَرْطِ اِسْلَامِ الرَّاوِيْ وَعَدَالَتِهٖ وَضَبْطِهٖ وَعَقْلِهٖ وَاتِّصَالِهٖ بِكَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِهٰذَا الشَّرْطِ۔

ترجمہ:............اور مشہور وہ ہے جس کا اول احاد کی طرح ہو پھر دوسرے اور تیسرے دور میں مشہور ہوگئی ہو اور امت نے اس کو قبول عام بخشا ہو پس متواتر کے مانند ہوگئی ہو حتی کہ تیرے ساتھ متصل ہوا، اور یہ حدیث مسح علی الخفین اور باب زنا میں رجم کے مانند ہے پھر متواتر علم قطعی کو واجب کرتا ہے اور اس کا رد کرنا کفر ہوتا ہے اور مشہور علم طمانیت کو ثابت کرتا ہے اور اس کا رد کرنا بدعت ہوتا ہے اور ان دونوں پر عمل کے لازم ہونے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور کلام آحاد میں ہے۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ خبر واحد وہ ہے جس کو ایک، ایک سے نقل کرے یا ایک، جماعت سے یا جماعت ایک سے نقل کرے اور عدد کا اعتبار نہیں ہے جب مشہور کی حد کو نہ پہنچے اور خبر واحد احکام شرعیہ میں عمل کو ثابت کرتی ہے بشرطیکہ راوی مسلمان ہو، عادل ہو، ضابط ہو اور عاقل ہو اور وہ مذکورہ شرط کے ساتھ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ سے راویت کر کے تجھ سے متصل کر دے۔

تشریح:............خبر مشہور وہ خبر ہے جس کا اول آحاد کی طرح ہو یعنی عہد صحابہ میں یہ خبر نہ تو حد تواتر کو پہنچی ہو اور نہ حد شہرت کو البتہ دوسرے دور میں یعنی تابعین کے دور میں اور تیسرے دور میں یعنی تبع تابعین کے دور میں اس خبر نے شہرت حاصل کر لی ہو اور امت نے اس کو عام طور پر قبول کر لیا ہو چنانچہ دوسرے دور کے بعد یہ خبر متواتر کے مانند ہوگئی ہو یعنی اس کو نقل کرنے والے اتنی کثیر تعداد میں ہوگئے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کرنا ناممکن ہو حتی کہ مخاطب یعنی آخری راوی کے ساتھ اسی تواتر کے ساتھ متصل ہو۔ مصنفؒ نے دوسرے اور تیسرے دور میں مشہور ہونے کو خبر مشہور کے لئے اس لئے شرط قرار دیا ہے کہ اس کے بعد کی شہرت معتبر نہیں ہے کیونکہ قرون ثلثہ کے بعد تمام ہی اخبار آحاد مشہور ہوگئی ہیں۔ مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ مسح علی الخفین کی حدیث اور جس حدیث سے رجم ثابت ہوا ہے یہ دونوں خبر مشہور ہیں۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ خبر متواتر علم قطعی یقینی کو ثابت کرتی ہے یعنی خبر متواتر میں جھوٹ کا احتمال محال ہوتا ہے لہٰذا خبر متواتر کا انکار کفر ہوگا۔ اور خبر مشہور طمانیت کو ثابت کرتی ہے اور اس کا انکار بدعت ہوتا ہے، علم طمانیت یقین سے قریب ہوتا ہے اور ظن غالب سے اوپر ہوتا ہے۔ مصنفؒ کہتے ہیں کہ خبر متواتر اور خبر مشہور دونوں پر عمل کرنا واجب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ البتہ خبر واحد پر عمل کے واجب ہونے میں کلام ہے اور علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ خبر واحد یہ ہے کہ ایک راوی ایک سے روایت کرے یا جماعت ایک سے روایت کرے یا ایک جماعت سے روایت کرے بشرطیکہ خبر مشہور کی حد کو نہ پہنچی ہو۔ مصنفؒ کہتے ہیں کہ اگر خبر مشہور کے عدد کو نہ پہنچی ہو تو وہ "خبر" واحد ہی کہلائے گی اس میں کثرت عدد کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اگر عدد کی کثرت ہو یعنی روایت کرنے والے کثیر ہوں مگر مشہور کی حد کو نہ پہنچے ہوں تو وہ خبر واحد ہی کہلائے گی اور خبر واحد احکام شرعیہ میں عمل کو ثابت کرتی ہے یعنی احکام شرعیہ میں خبر واحد